بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَلحَمْدُ للهِ رَبِّ العَالَمِينَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِياءِ وَالمُرْسَلِينَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ اَجمَعِين ، وَبَعْدُ:

098: سورۃالبینۃ کی مختصر تفسیر

جزء عمّ کی تفسیر کا درس جاری ہے اور آج کی نشست میں ہم سورۃالبینۃ کی مختصر تفسیر بیان کرتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيم

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۙ① رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا
صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ② فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ③ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ④ وَمَآ اُمِرُوْٓا
اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڏ حُنَفَاۗءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ⑤ اِنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ⑥ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ⑦ جَزَاۗؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا
ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ⑧ جَزَاۗؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ⑧﴾(البينة: 1-8)

سورۃالبنیۃ مدنی سورۃ ہے اور اس عظیم سورۃ کی آٹھ (8) آیات ہیں، مختصر سی چھوٹی سی سورۃ ہے لیکن جزء عمّ آخری پارے کی تقریباً چھوٹی سورتوں میں سے سب سے بڑی سورۃ ہے۔

جزء عمّ کی اگر ترتیب دیکھیں تو بڑی سورتیں ابتداء میں ہیں پھر آخری چھوٹی چھوٹی سورتیں ہیں، اس سورۃ سے پہلے اور بعد میں دیکھتے ہیں تو چھوٹی سورتیں ہیں اور عمومی طور پر بچے جو حفظ کرتے ہیں یہ سورۃ تقریباً سب سے مشکل سورۃ اُن کو لگتی ہے حفظ کرنے میں کیونکہ دوسری سورتوں کی نسبت آیات تھوڑی سی لمبی آیات ہیں اور مدنی سورتوں کی جو صفات ہیں اُن میں سے ایک صفت یہ ہے کہ لمبی آیات ہوتی ہیں کیونکہ جو مکی سورتیں ہیں چھوٹی چھوٹی آیات ہوتی ہیں یاد کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

سورۃالبنیۃ کا جو بنیادی پیغام ہے اس سورۃ کا ہی نام ہے "البنیۃ" یہ بنیادی پیغام ہے، یہ البنیۃ کیا ہے اور اس بنیادی پیغام کو کس طریقے سے خوبصورت انداز میں بیان کیا گیا ہے آیئے دیکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿لَمۡ یَکُنِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ مُنۡفَکِّیۡنَ حَتّٰی تَاۡتِیَہُمُ الۡبَیِّنَۃُ﴾ (جن لوگوں نے کفر کیا اہل کتاب اور مشرکین میں سے باز نہ آنے والے تھے یہاں تک کہ اُن کے پاس بنیۃ پہنچی (یا کھلی دلیل اُن کے پاس آئی))۔

اہل کفر میں سے دو قسم کے لوگوں کا ذکر ہوا ہے اس سورۃ کی ابتداء میں: ﴿لَمۡ یَکُنِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ﴾: اہل کتاب کون ہیں؟ وہ لوگ جن پر کتابیں نازل ہوئیں "الیہود والنصاریٰ"۔

ان دونوں کا خصوصی ذکر کیوں ہے اگرچہ ان کے علاوہ بھی ان سے پہلے بھی اہل کتاب تھے جن پر کتابیں نازل ہوئیں؟ ان کا ذکر جب کیا جاتا ہے اہل کتاب کا تو صرف یہود و نصاریٰ کیوں؟ مفسرین بیان کرتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے: کیونکہ یہ وہ کتابیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے تک باقی رہیں۔ وجہ جانتے ہیں؟ باقی کتابیں جو ہیں "صحف ابراہیم، صحف موسیٰ" یہ صحیفے جو تھے یہ موجود نہیں تھے لیکن تورات، انجیل یہ دونوں کتابیں موجود تھیں اگرچہ تحریف شدہ تھیں لیکن موجود تھیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں۔

تو اگر عموماً کہا جائے تو اہل کتاب ہر وہ قوم یا وہ گروہ ہے جن پر کتاب نازل ہوئی یا کوئی صحیفہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا، لیکن جو باقی رہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے تک اُن کا ذکر خاص ہو رہا ہے اور یہ یہود و نصاریٰ ہیں۔

مشرکین کہتے ہیں شرک کرنے والوں کو اور شرک کرنے والا ہر وہ شخص ہے جو غیر اللہ کی عبادت کرتا ہے جس میں چاہے عبادت درخت کی ہو پتھر کی ہو، درند کی ہو پرند کی ہو، نبی کی ہو ولی کی ہو، یا فرشتے کی ہو۔

اور اُس زمانے میں یعنی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں بُت پرستی عروج پر تھی جس میں بُتوں کی عبادت کی جاتی تھی، بعض درختوں کی عبادت کی جاتی تھی، بعض لوگ جِنوں کی عبادت کرتے تھے، بعض لوگ فرشتوں کی عبادت کرتے تھے۔ اور اُس زمانے میں اہل کتاب میں سے ایسے لوگ تھے جو اللہ تعالیٰ کے بعض انبیاء کی عبادت بھی کرتے تھے جیسا کہ نصاریٰ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی عبادت کرتے تھے اور کرتے بھی ہیں آج تک۔ تو مشرکین میں ہر وہ شخص شامل ہے جو غیر اللہ کی عبادت کرتا ہے۔

﴿مُنۡفَکِّیۡنَ﴾ (باز آنے والے نہ تھے): کس چیز سے باز آنے والے نہ تھے؟ اپنے کفر سے، اپنے شرک سے، اپنی بدعات سے، اپنی خرافات سے، اپنی نافرمانیوں سے۔

﴿حَتّٰی تَاۡتِیَہُمُ الۡبَیِّنَۃُ﴾ (یہاں تک کہ اُن کے پاس بینۃ پہنچی (سبحان اللہ))؛ ﴿تَاۡتِیَہُمۡ﴾: اُن کی طرف بینۃ پہنچی ہے۔

بینۃ کیا ہے؟ واضح دلیل ہے کھلی دلیل ہے، اور واضح اور کھلی دلیل وہ ہوتی ہے جس میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہتا، اور یہ وہ دلیل ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہنچی ہے (مخلوق کی بنائی ہوئی نہیں ہے) کوئی نقص اور عیب نہیں ہے اُس میں۔

جیسے آگے ذکر ہوگا اس خوبصورت بینۃ کی خوبصورت بعض صفات بیان کی جائیں گی لیکن یہاں پر ایک چیز دیکھیں آپ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اَرحم الراحمین ہے لوگوں تک قوموں تک یہ بینۃ پہنچی اور ہر قوم تک پہنچی تاکہ حجت قائم ہو جائے، آسان ترین طریقے سے پہنچی تاکہ آسانی سے سمجھ میں آجائے، اُن ہی کی قوم میں سے اُن ہی میں سے سب سے عظیم انسانوں تک یہ بینۃ پہنچی ہے یہ دلیل کھلی واضح دلیل پہنچی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی وحی انبیاء تک پہنچی ہے عمومی طور پر اب خصوصی طور پر جو بینۃ جس کا ذکر اس سورۃ میں کیا جارہا ہے ابھی بتاتا ہوں میں لیکن عمومی طور پر واضح کھلی دلیل ہر نبی تک پہنچی، ہر قوم تک پہنچی نبی کی صورت میں، اور نبی کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوتی ہے اور اللہ کا جو پیارا نبی ہے وہ اللہ کے پیغام کو آگے لے کر جاتا ہے اپنی قوم کی طرف۔

﴿تَأْتِيَهُمُ﴾ سے کیا فائدہ ملتا ہے؟ ایک ہوتا ہے کہ انسان خود تلاش کرتا ہے، دوسری بات یہ ہے کہ حق اُس کے پاس خود چل کر آتا ہے اُسے تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مشکل کس چیز میں ہے خود تلاش کرنے میں زیادہ مشکل ہے کہ نہیں؟ (سبحان اللہ)۔ اب جب حق آپ تک پہنچا ہے کھلی واضح دلیل آپ تک پہنچ چکی ہے بغیر کسی مشقت کے بغیر کسی پریشانی کے تو ہونا کیا تھا؟ من وعن سے تسلیم کرنا تھا کہ نہیں؟ (سبحان اللہ)۔

اب اس بینۃ کی جو اُن تک پہنچی ہے آسانی سے پہنچی ہے بغیر کسی مشقت کے جس کا شُکر انہوں نے کرنا تھا من وعن سے تسلیم کرنا تھا اب دیکھیں بینۃ کیا ہے اور لوگوں نے کس طریقے سے اس بینۃ کو قبول کیا یا ردّ کیا۔

﴿حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ﴾: آپ دیکھتے ہیں آیت نمبر 1 اوپر لا لکھا ہوا ہے لا سے کیا مراد ہے؟ لا وقف؛ کہ ہمیں یہاں پر رُکنا نہیں ہے۔ بعض نسخوں میں ہے اور بعض نسخوں میں شاید نہیں ہے یہ کب ہوتا ہے؟ جب آیت کے اس نمبر سے پہلے جو کلمہ ہے اور بعد کا کلمہ ایک جیسا ہوتا ہے اور اُس کی کنٹینیوشن (Continuation) ہوتی ہے۔

﴿الْبَيِّنَةُ﴾ کیا ہے مرفوع ہے منصوب ہے یا مجرور ہے؟ مرفوع ہے۔

آگے دیکھیں: ﴿حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ① رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً﴾: ﴿الْبَيِّنَةُ﴾ مرفوع ہے ﴿رَسُوْلٌ﴾ بدل ہے اس بینۃ کا۔ یعنی یہ جو بینۃ ہے یہ کیا ہے؟ یہ رسول ہے اور رسول نکرۃ ہے تعظیم اور تفخیم کے لیے، یہ عام رسول نہیں ہے یہ بینۃ عام نہیں ہے جیسا کہ عام لوگ سمجھتے ہیں، نہیں! یہ خاص بینۃ ہے ربّ کی طرف سے تم لوگوں تک پہنچی ہے۔

جب اللہ تعالیٰ خود تعظیم فرمارہے ہیں تو تم لوگوں پر بھی واجب ہے کہ تعظیم کرو اس کے مقام کو جانو کہ رسالت کا کیا مقام ہے، اللہ تعالیٰ نے جو پیغام بھیجا ہے اس کا کیا مقام ہے۔

بینۃ کھلی واضح دلیل ہے یہ بینۃ ﴿رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ﴾ رسول ہے عام نہیں ہے، ﴿مِّنَ اللّٰهِ﴾ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

سب سے خوبصورت اس بینۃ کی کیا ہے؟ رسول ہے۔ کیسا رسول ہے کہاں سے آیا ہے؟ ﴿مِّنَ اللّٰهِ﴾۔ کیا لے کر آیا ہے؟ ﴿يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً﴾: تلاوت کرتا ہے یعنی رسول علیہ الصلاۃ والسلام، صحف جمع صحیفہ ہے، ﴿مُّطَهَّرَةً﴾ جو پاک ہے۔

ایسے صحیفے جو پاک ہیں کس چیز سے پاک ہیں؟ ہر عیب اور نقص سے پاک ہیں، شرک سے پاک ہیں، بدعات سے پاک ہیں، بداخلاقی سے پاک ہیں، بے ادبی سے پاک ہیں۔

ایسے صحیفے ہیں جن میں جب کسی موضوع پر بات ہوتی ہے تو جو کمال کی انتہا ہے وہاں تک بات ہوتی ہے آپ دیکھ لیں کوئی موضوع دیکھ لیں آپ اس لیے اگلی آیت میں اس کی مزید وضاحت ہے: ﴿فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ﴾ (ان صحیفوں میں قیمتی اور مضبوط احکام موجود ہیں)۔ ﴿كُتُبٌ﴾ جمع کتاب ہے کتاب وہ ہے جو لکھی جاتی ہے جسے ہم چیپٹر بھی کہتے ہیں؛ اپنے موضوع کے اعتبار سے ان صحیفوں میں ایسی لکھی ہوئی چیزیں ہیں ایسی کتابیں ہیں ایسے موضوعات پر مبنی چیپٹرز موجود ہیں جو بڑے قیمتی ہیں اور بڑے مضبوط ہیں ﴿فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ﴾۔

موضوع کے اعتبار سے دیکھ لیں آپ کوئی موضوع دیکھ لیں، مثال کے طور پر توحید کے موضوع کو دیکھ لیں آپ جو بنیادی پیغام ہے:

(۱) اب توحید کی تعریف، توحید کی قسمیں، توحید کی جو شروط ہیں (کلمہ توحید کی)، اور اس کی جو اہم مثالیں ہیں ایک درخت کی جیسے مثال دی گئی ہے (سبحان اللہ) جس کی جڑیں بالکل ثابت ہیں۔

(۲) اہل توحید کا مقام کیا ہے، دنیا میں وہ کیسے رہتے ہیں آخرت میں وہ کہاں پر ہوں گے، کس طریقے سے وہ آخرت میں رہیں گے، اُن کے دشمن کون ہیں۔

(۳) توحید کی ضد شرک کیا ہے اُس کی تفصیل کیا ہے۔

(۴) اہل شرک کون ہیں (سبحان اللہ)۔

(۵) شرک کی کتنی قسمیں ہیں۔

(۶) اور اہل شرک دنیا میں کیسے رہتے ہیں، آخرت میں اُن کا انجام کیا ہوگا۔

یعنی اس سے بڑھ کر وضاحت واللہ آپ کو کسی اور کتاب میں مل ہی نہیں سکتی! کیوں؟ ﴿فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ﴾۔

(۷) رسالت کے مقام کو دیکھ لیں آپ، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصف دیکھ لیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر دیکھ لیں کسی اور کتاب میں واللہ نہیں ملے گا آپ کو، مکمل اور بہترین انداز سے!

(۸) صحابہ کے ذکر دیکھ لیں آپ خوبصورت انداز میں بیان کیا گیا ہے؛ یعنی جو مخالف ہے لاجواب ہو جاتا ہے! تعجب اُن لوگوں پر ہوتا ہے جو قرآن کو اللہ تعالیٰ کا پاک کلام سمجھ کر بھی صحابہ کرام پر طعن کرتے ہیں؛ نہیں؟!

قرآن کی تلاوت بھی کرتے ہیں اور یہ بھی مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے لیکن شرک بھی کرتے ہیں، بدعات بھی کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی بھی کرتے ہیں، صحابہ کرام پر طعن بھی کرتے ہیں!

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہے؟! دیکھ لیں جو گروہ بندیاں ہیں کتنے گروہ نکلے ہیں امت میں:

(۱) اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کے منکرین کو دیکھ لیں آپ: قرآن پڑھتے ہیں کہ نہیں پڑھتے تلاوت کرتے ہیں کہ نہیں کرتے؟ صحیح عمل کا دعویٰ کرتے ہیں کہ نہیں کرتے؟ لیکن اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا انکار کرتے ہیں۔

(۲) خوارج کو دیکھ لیں قرآن پڑھتے ہیں کہ نہیں؟ کثرت سے پڑھتے ہیں لیکن صحابہ کے خلاف تلوار اُٹھی کہ نہیں اُٹھی؟ اُٹھی ہے۔

(۳) اہل رفض کو دیکھ لیں (روافض کو دیکھ لیں) قرآن پڑھتے ہیں کہ نہیں پڑھتے؟ پڑھتے ہیں۔ لیکن صحابہ کرام کی تکفیر کی ہے کہ نہیں کی ہے؟ گالیاں دیتے ہیں کہ نہیں دیتے اُمہات المؤمنین تک کو نہیں چھوڑا! یہ وصف ہی کافی ہے کہ مومنوں کی مائیں ہیں یہ کیسے مومن ہیں جو اپنی ماؤں کو گالیاں دیتے ہیں کبھی سوچا ہے؟!

﴿فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ﴾: ان صحیفوں میں بڑی قیمتی کتابیں لکھی ہوئی ہیں، موضوع کے اعتبار سے بڑی قیمتی ہیں مضبوط ہیں کوئی چیلنج کر ہی نہیں سکتا اُن کو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا!

موضوع کے اعتبار سے آپ اسی موضوع پر اگر خود لکھنا چاہیں تو ہر طرف سے آپ اسے گھیر کر بیان نہیں کر سکتے کیونکہ یہ کلام اُس ربّ ذوالجلال کا پاک کلام ہے اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کی شان عظیم اور بلند ہے اللہ تعالیٰ کی صفات بھی ویسی ہی ہیں (سبحان اللہ)۔

یہ قیم کتابیں پہنچی ہیں، اللہ کا رسول بھی پہنچا ہے پاک کلام صحیفے لے کر، جن لوگوں تک یہ پیغام پہنچا ہے یہ بینۃ پہنچی ہے کھلی واضح دلیل پہنچ چکی ہے انہوں نے کیا کیا ہے آیئے دیکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ﴾(اور اہل کتاب فرقہ فرقہ نہ ہوئے مگر اس کے بعد کہ اُن کے پاس آگئی کھلی دلیل)۔

جب بینۃ پہنچی تو اہل کتاب دو حصوں میں تقسیم ہو گئے کون سے دو حصے ہیں؟ اہل ایمان اور اہل کفر؛ اکثریت نے اس بینۃ کو قبول نہیں کیا بہت کم لوگوں نے اہل کتاب میں سے اس بینۃ کے سامنے سر جھکا کر اسے تسلیم کیا۔

یعنی یہودیوں میں سے عبداللہ بن سلام کو دیکھتے ہیں معروف صحابی ہیں، نصاریٰ میں سے نجاشی کا نام آتا ہے، بہت کم لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ اور اکثریت کہاں پر گئی ہے؟ مخالفت میں گئی ہے اس لیے کہ وہ اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہنا چاہتے تھے واضح کھلی دلیل کو تسلیم نہیں کیا، اپنے اپنے مقاصد تھے مختلف مقاصد تھے۔

اور دوسری طرف دیکھا جائے جو مشرکین تھے جزیرۂ عرب میں ابتداء میں تو اکثریت نے انکار کیا لیکن وقت کے ساتھ ساتھ سبحان اللہ اکثریت نے قبول کیا ہے؛ یعنی یہاں تک دیکھیں آپ کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں جزیرۂ عرب پورا اسلام میں داخل ہو چکا تھا (جزیرۂ عرب پورا!)، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد سب مرتد ہو گئے سوائے مکہ، مدینہ اور طائف کے۔

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ان دو سالوں میں چھوٹے سے وقت میں پھر سب اسلام کی طرف واپس پلٹے پھر پورا جزیرہ اسلام میں داخل ہو گیا (سبحان اللہ)۔

ابتداء میں دونوں کا ذکر ہے اہل کتاب اور مشرکین کا لیکن اس آیت میں جب تفرقے کی بات ہوئی تو ﴿اُوْتُوا الْكِتٰبَ﴾ کا ذکر ہے اُن کے تفرقے کی بات ہے۔

﴿اُوْتُوا الْكِتٰبَ﴾: یہود و نصاریٰ بھی شامل ہیں اور مشرکین بھی اس میں شامل ہیں کیونکہ کتاب اُن تک پہنچ چکی ہے، یہ بینۃ قرآن بھی پہنچ چکا ہے؛ فرقے فرقے میں بٹ گئے ہیں اہل ایمان اور اہل کفر۔

اس بینۃ کا بنیادی پیغام کیا ہے اب جس کا انکار کیا انکار کرنے والوں نے اور قبول کیا قبول کرنے والوں نے؟

بنیادی پیغام اللہ تعالیٰ بڑے پیارے انداز میں فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ﴾: اور انہیں صرف یہ حکم دیا گیا تھا یہ بینۃ کا بنیادی پیغام ہے اگر یہ حکم نہیں تو پھر کچھ بھی نہیں ہے اس لیے صیغ الحصر میں بیان کیا گیا ہے؛ ﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا﴾ کون سا صیغہ ہے یہ؟ حصر ہے یعنی صرف یہی پیغام ہے اگر یہ نہ ہوتا تو پھر اور پیغام کا کوئی فائدہ نہیں۔ ﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ﴾: کہ وہ صرف اللہ ہی کی عبادت کریں۔

کیسے عبادت کریں؟ ﴿مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ﴾ :اُس کے لیے خالص کرتے ہوئے دین (یعنی بندگی) کو۔

"بینۃ" اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو کھلی واضح دلیل لے کر آئے ہیں قرآن مجید، بنیادی پیغام ہے ۔

﴿اِلَّا لِیَعۡبُدُوا اللّٰہَ﴾ :توحید عبادت۔

توحید عبادت کی اساس کیا ہے؟ اخلاص ہے۔ شرطوں میں سے اخلاص شرط ہے کہ نہیں؟

اب خوبصورت انداز دیکھیں (سبحان اللہ) کتنی پیاری ترتیب ہے اس بینۃ کی؛ کہ توحید عبادت ہے، اُس کی اساس اخلاص ہے صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت میں توحید جب تک اخلاص نہ ہو ممکن ہی نہیں ہے، جب ﴿مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ﴾ نہ ہو تو عبادت میں توحید ممکن ہی نہیں ہے۔

﴿مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ﴾ :اخلاص کے لیے جس چیز کی سخت ضرورت ہے وہ کیا ہے؟

﴿حُنَفَآءَ﴾ :اب مزید تفصیل ہے یعنی شرک سے بالکل دور ہیں۔

﴿حُنَفَآءَ﴾ (ایک رُخ ہو کر) :اور حنیف اُسے کہتے ہیں جو دور ہو، جب توحید کا ذکر ہوتا ہے تو دوری شرک سے ہوتی ہے۔

﴿حُنَفَآءَ﴾ :اس لیے حنیفیہ کیا ہے؟ ملت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام جس میں شرک ذرّہ برابر بھی نہیں ہے کوئی شائبہ بھی نہیں ہے یہ حنیفیہ ہے۔

﴿حُنَفَآءَ﴾ :سب مل کر جنہوں نے اس بینۃ کو قبول کیا ہے؛ جمع ہے کہ سب مل کر جو ہیں وہ اخلاص پر قائم ہیں توحید پر قائم ہیں اور سب شرک سے دور ہیں۔

جب اخلاص حاصل ہو جائے توحید مضبوط ہو جائے اب پھر دیگر احکام اور عبادات کا حکم دیا گیا ہے:

﴿وَمَآ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِیَعۡبُدُوا اللّٰہَ مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ ۙ حُنَفَآءَ﴾ ہو گیا ہے:

﴿وَیُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤۡتُوا الزَّکٰوۃَ وَذٰلِکَ دِیۡنُ الۡقَیِّمَۃِ ﴾(اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی مضبوط اور قیمتی دین ہے (سبحان اللہ))۔

دین کی عزت دین کا شرف دین کا مقام دین کی مضبوطی کس چیز میں ہے؟ توحید میں ہے، اخلاص میں ہے، نماز میں زکوٰۃ میں، اتباع سنت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے؛ تو توحید اور سنت ہے یہ اساس ہے۔

توحید ہے نماز نہیں تو کیا فائدہ ہے؟ ! بے نمازی کافر ہوتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے نماز کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے زکوۃ کو بھی ساتھ جوڑ دیا ہے قرآن مجید میں: ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾ (البقرة: 43): یہاں پر: ﴿وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ﴾: فعل اَمر ہے، یہاں فعل مضارع ہے (سبحان اللہ)، ہر اعتبار سے ایک ساتھ ہے۔

بدنی عبادات میں سے نماز پہلے نمبر پر ہے جس میں قولی عبادت بھی ہے بدنی عبادت دونوں شامل ہیں، مالی عبادت میں زکوۃ ہے: تو جب انسان توحید پر قائم ہو جاتا ہے اور نماز اور زکوۃ اُس کی زندگی میں ایک مضبوط حصہ بن جاتے ہیں تو ایسا شخص قیمتی دین کا حامل ہوتا ہے اور قیمتی دین پر عمل کرنے والا ہوتا ہے۔

جن لوگوں نے انکار کیا اُن کا کیا بنا اور جن لوگوں نے اقرار کیا اُن کا کیا بنا آئیے دیکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ﴾ (بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اہل کتاب اور مشرکین میں سے وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے، یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں)۔

آخرت میں کیا ہوگا پہلے ذکر کیا ہے، دنیا میں کیسے ہیں بعد میں ذکر کیا ہے کیونکہ آخرت کی زندگی ہمیشہ کی زندگی ہے۔

"بے شک" یعنی کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ اہل کتاب کافر ہیں اور مشرکین بھی کافر ہیں؛ ﴿اِنَّ﴾: تاکید کے لیے ہے۔

﴿الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾: جن لوگوں نے کفر کیا اہل کتاب اور مشرکین میں سے، یہ وہ ہیں جنھوں نے بینۃ کو ردّ کیا ہے بینۃ کا انکار کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کا انکار کیا ہے توحید کا انکار کیا ہے، کافر ہیں۔

واضح دلیل ہے کہ یہودی کیا ہیں؟ نصاریٰ کیا ہیں؟ بُت پرست کیا ہیں؟ کافر ہیں۔ شرک کرنے والے کیا ہیں؟ کافر ہیں۔

انجام ﴿فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ﴾: جہنم کی آگ میں ہیں؛

اگلی وعید ﴿خٰلِدِيْنَ فِيْهَا﴾: ہمیشہ اُس میں رہیں گے نکلیں گے نہیں کبھی۔

" جہنم " ظلمت اور گہرائی سے لیا گیا لفظ ہے جہنم کی آگ عام آگ نہیں ہے بہت گہری آگ ہے کالے رنگ کی آگ ہے بڑی سخت آگ ہے ظلمتیں ہی ظلمتیں ہیں عذاب ہی عذاب ہے (نعوذ باللہ)۔

﴿اُولٰۗىِٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ﴾: یہ لوگ اہل کتاب اور مشرکین جو ہیں جنھوں نے بینۃ کا انکار کیا یہ بدترین ہیں مخلوقات میں سے! بدترین مخلوق ہیں تمام مخلوقات میں سے ﴿شَرُّ الْبَرِيَّةِ﴾۔

مخلوقات میں سے انسان بھی ہیں جِن بھی ہیں، جانور بھی ہیں درند اور پرند ہیں، کیڑے مکوڑے ہیں حشرات ہیں، یہ سب اللہ تعالیٰ کی مخلوقات ہیں؛ اہل کفر سب سے بد ترین مخلوق ہیں جانوروں سے بھی بد تر ہیں ﴿شَرُّ الْبَرِيَّةِ﴾ ہیں! ''الجزاء من جنس العمل''؛ جیسے کیا ہے اب ویسے بھگت رہے ہیں!

جب اللہ تعالیٰ کا پاک کلام کا انکار کیا، صحف مطہرۃ ہیں، رسول بینۃ ہیں، پیغام پہنچا ہے ﴿كُتُبٌ قَيِّمَةٌ﴾: کس پیارے انداز سے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے اُن تک یہ سب خوبصورت چیزیں پہنچی ہیں انکار کیا ہے، عزت شرف کا انکار کیا ہے تو نتیجہ کیا نکلا؟ ذلت ہے رسوائی ہے اور جانوروں سے بھی بد تر مخلوق ہیں ﴿شَرُّ الْبَرِيَّةِ﴾ ہیں!

خوبصورت شکلوں پر نہ جائیں یہ شکلیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں، گورے رنگ کی طرف نہ دیکھیں یہ ربّ کا اُن پر دیئے ہوئے احسانات میں سے ایک احسان ہے، اُن کے مال ودولت ٹیکنالوجی کی طرف مت دیکھیں یہ اُن پر مزید حجت قائم ہو رہی ہے (سبحان اللہ) ﴿شَرُّ الْبَرِيَّةِ﴾ ہیں اور واللہ یہی کافی ہے اُن کے لیے!

دوسری طرف جن لوگوں نے بینۃ کا اقرار کیا ہے اور اسے تسلیم کیا ہے اپنا سَر خم کرتے ہوئے، اِس سے پہلے وہ کیا تھے کیسے تھے اب اُس سے کوئی غرض نہ رہی؛ بینۃ کو قبول کرنے کے بعد اب دیکھیں ذرا کون ہو گئے ہیں یہ لوگ، اب یہ کیسے لوگ ہیں سُنیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ خود گواہی دے رہے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ﴾۔

دنیا میں جو حکم ہے پہلے بیان کیا ہے کہ اُن کی زندگی کیسی ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا﴾ (بے شک جو لوگ ایمان لائے)

﴿وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ (اور اچھے نیک عمل کیے)

﴿أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ﴾ (یہی لوگ بہترین مخلوق ہیں)۔

بینۃ کو قبول کیا، ایمان لائے ہر اُس چیز پر جس پر ایمان لانا فرض ہے؛ ایمان کے جو چھ ارکان ہیں: اللہ تعالیٰ پر ایمان، اللہ تعالیٰ کے فرشتوں پر ایمان، اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان، اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر ایمان، یوم آخرت پر ایمان، اور تقدیر پر ایمان اچھی ہو یا بُری ہو، ایمان لے کر آئے ہیں من وعن سے تسلیم کیا ہے اور عمل بھی کیا ہے صرف زبانی کلامی نہیں کیا کہ ہم نے تسلیم کیا ہے مان گئے ہیں، نہیں! اور مومن کے ایمان کی یہی سب سے بڑی نشانی ہے کہ واقعی سچا مومن ہے کہ وہ عمل صالحات بھی کرتا رہتا ہے کیونکہ ایمان قول اور عمل ہے صرف قول نہیں ہے۔

اہل سنت والجماعت جب اپنا عقیدہ بیان کرتے ہیں ایمان کے تعلق سے تو کیا کہتے ہیں؟ "الإيمان قول وعمل" مختصر سا اگر کہیں تو، تفصیل میں تو پھر وہی ہے: "قول باللسان، وتصديق بالجنان وعمل بالأركان يزيد بالطاعة وينقص بالعصيان"۔

لیکن اگر دو لفظوں میں کہا جائے تو ایمان کیا ہے؟ "الإيمان قول وعمل"؛ سب وصف اس میں شامل ہو جاتے ہیں دو لفظوں میں یہ ایمان ہے؛ ﴿أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ﴾: تمام مخلوقات میں سب سے بہترین مخلوق ہیں (سبحان اللہ)۔

واللہ یہ اعزاز ہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ جس نے پیدا کیا ہے وہ اپنے ان بندوں کے بارے میں یہ فرماتا ہے کہ یہ ﴿خَيْرُ الْبَرِيَّةِ﴾ ہیں ،اب لوگوں کے سامنے وہ فقیر ہوں مسکین ہوں، رنگ کے کالے ہوں یا کئی بیماریوں میں مبتلا ہوں کئی مصیبتوں میں مبتلا ہوں کوئی فرق نہیں پڑتا، رنگ اگر کالا ہے تو ربّ نے پیدا کیا ہے ربّ نے دیا ہے، شکل وصورت اچھی نہیں ہے تو ربّ نے ایسی بنائی ہے، فقیر مسکین ہے تو اللہ تعالیٰ نے وہی اس کی قسمت میں لکھا ہے، روزی روٹی کی تلاش میں رہتے ہیں مزدوری کرتے ہیں چوری ڈکیتی نہیں کرتے کسی کا حق نہیں کھاتے صبر کرتے ہیں، مصیبتوں میں مبتلا ہیں ربّ کی دی ہوئی ہیں (سبحان اللہ)۔

تو دنیا میں لوگ اُن کو کیسے دیکھتے ہیں اُن کو کوئی پرواہ نہیں ہوتی ربّ اُن کو کیسے دیکھتا ہے یہ پرواہ ہوتی ہے: ربّ نے کیا فرمایا ہے؟ ﴿أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ﴾ یہی اُن کے لیے کافی ہے۔

آخرت میں کیا ملے گا؟

دنیا میں ﴿خَيْرُ الْبَرِيَّةِ﴾ ہیں عزت پانے والے ہیں سب سے اچھے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿جَزَآؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ﴾ الفاظوں پر غور کریں ذرا:

﴿جَزَآؤُهُمْ﴾ (اُن کی جزاء): کس چیز کی جزاء؟ جزاء کوئی چیز کرنے پر دی جاتی ہے نا؟ ریوارڈ کب ہوتا ہے مفت میں ہوتا ہے؟! انسان کچھ کرتا ہے تو اس کے بدلے میں کچھ ملتا ہے نا؟

اور یہاں پر بدلہ نہیں ہے کیونکہ جو بھی اعمال صالحہ ہیں جو ابھی ذکر ہو گا آخرت میں اُن کے لیے اللہ تعالیٰ نے جو خیر تیار کر کے رکھا ہے یہ عمل کا بدلہ نہیں ہے عوض نہیں ہے بلکہ ربّ کی خاص رحمت ہے لیکن "جزاء" انہوں نے کچھ کیا ہے اب یہ رحمت اسی وجہ سے ہے اسی کو شامل انہوں نے کیا ہے اس کا جو سبب ہے اس کی وجہ سے اب یہ اُن کو جزاء مل رہی ہے ﴿جَزَآؤُهُمْ﴾۔

﴿عِندَ رَبِّهِمْ﴾ (اپنے ربّ کے ہاں): ربّ کے پاس ربّ کے زیادہ قریب ہیں واللہ یہ اعزاز ہی کافی ہے۔

امرأت فرعون نے جب اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کیا دعا کی تھی؟ یعنی دنیا کے سب سے بڑے ظالم سب سے بڑے کافر کی بیوی اہل ایمان میں سے ہے اللہ تعالیٰ کی آزمائش ہے، بیوی اپنے زمانے کی سب سے بڑی مومنہ تھی اُس وقت اور خاوند سب سے بڑا

کافر ظلم و ستم کی انتہا! کہا جاتا ہے یہاں تک کہ مرنے سے پہلے یعنی جب انہیں موت آئی تو فرعون سے سولی پر چڑھا دیا کوڑے برسائے مار اپیٹا، اور قتل کرنے سے پہلے آخری کچھ الفاظ تھے کیا الفاظ تھے؟ ﴿رَبِّ ابْنِ لِي عِندَكَ﴾، ﴿بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ﴾ بعد میں ہے۔

﴿عِندَكَ﴾ جو لفظ ہے اس پر غور کریں ذرا جنت میں مختلف مقامات ہیں، "اللہ تعالیٰ جو آپ سے سب سے زیادہ قریب مقام ہے مجھے وہ عطا فرما (صرف جنت نہیں)" (التحریم:11)۔

دیکھیں جنت کے طلبگار کئی لوگ ہوتے ہیں لیکن دو لوگ برابر نہیں ہوتے، اب اتنا صبر کیا تحمل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی سید نا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی پرورش کرنے والی ہیں (سبحان اللہ)۔

اور علماء فرماتے ہیں مفسرین فرماتے ہیں: جب یہ کہا اپنے ربّ سے دعا مانگی تو مرنے سے پہلے اُن کو دنیا میں جنت کا نظارا دکھا دیا گیا پھر موت آئی۔

اور یہاں پر دیکھیں: ﴿ جَزَآؤُهُمۡ عِندَ رَبِّهِمۡ﴾: تو اللہ تعالیٰ کے پاس اللہ تعالیٰ کے ہاں کا جو لفظ ہے کوئی عام بات نہیں ہے بڑا اعزاز ہے واللہ کہ جنت کا ذکر بعد میں ہے اور پہلے اللہ تعالیٰ کی نزدیکی ہے۔

وجہ کیا ہے؟ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ نزدیک تھے ﴿خَيۡرُ ٱلۡبَرِيَّةِ﴾ میں سے تھے اس لیے آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ نے ویسی ہی جزاء دی ہے؛ دنیا میں انسان جتنا اپنے ربّ سے زیادہ قریب ہوتا ہے نا آخرت میں اس کا مقام اتنا ہی بلند ہوتا ہے۔

﴿ جَزَآؤُهُمۡ عِندَ رَبِّهِمۡ﴾ کیا؟ ﴿جَنّٰتُ﴾: ایک جنت نہیں ہے جمع ہے ﴿جَنّٰتُ﴾ باغات ہیں۔

﴿جَزَآؤُهُمۡ عِندَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ﴾: ﴿جَنّٰتُ﴾ اور ﴿عَدۡنٍ﴾؛ عَدن سے کیا مراد ہے؟

بعض علماء کہتے ہیں کہ مختلف جنتیں ہیں اُن میں سے جنت الفردوس الگ جنت ہے سب سے بڑی ہے، عَدن کی بھی اور قسم کی جنتیں ہیں، اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ جَنّات کا وصف ہے؛ جَنّات جمع جنت ہے جنت باغ کو کہتے ہیں، وصف یہ ہے کہ جو اس میں ایک دفعہ داخل ہوتا ہے تو کبھی نکلتا نہیں ہے، پہلی بات۔

اور خالدین کا لفظ کیا ہے؟ وہ تو ہمیشہ ہے۔ یہ پھر کیا ہے یعنی اس سے کیوں نہیں نکلتا؟ اس کا دل جڑ جاتا ہے کہ مجھے اس کے بغیر کوئی اور چیز چاہیے نہیں، عَدن اسے اس لیے کہتے ہیں ﴿جَنّٰتُ عَدۡنٍ﴾۔

دیکھیں انسان دنیا میں گھر کوئی خریدتا ہے نا ساتھ والا گھر دیکھتے ہیں وہ بڑا گھر ہے زیادہ اچھا ہے تو دل کرتا ہے کاش میرا گھر بھی ایسا ہو اور پھر تمنا ہوتی ہے کہ میں اُس گھر میں شفٹ ہو جاؤں یا ویسا گھر بنالوں۔

آپ دیکھتے ہیں کہ تجارت اس طرح ہوتی رہتی ہے گھر بھی تبدیل ہوتے رہتے ہیں، نہیں؟! چھوٹی تجارت چھوٹا گھر، بڑی تجارت بڑا گھر ایسا ہوتا ہے۔

جنت میں ایسا نہیں ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ جو مقام اللہ تعالیٰ جنت میں دے گا وہ اسی پر خوش ہوگا اور دوسری کی تمنا بھی نہیں کرے گا تاکہ کوئی خواہش کوئی کمی ہو ہی نہ، لذت مکمل لذت ہے جنت میں اس لیے ﴿جَنّٰتُ عَدْنٍ﴾۔

دیکھیں گے یہاں تک کہ یعنی بعض روایت میں آیا ہے کہ اہل جنت جب اوپر کی طرف دیکھیں گے تو اوپر تاروں کی طرح اُن کو کچھ نظر آئے گا جیسے تارے دور ہیں زمین سے، پوچھیں گے تو کہیں گے کہ یہ بھی اہل جنت میں سے ہیں جو بڑے مقام پر ہیں؛ اس کے باوجود بھی ﴿جَنّٰتُ عَدْنٍ﴾ وہ خوش ہیں اپنی جگہ پر اور اپنے اس مقام پر یہ خوشی ربّ نے دی ہے (سبحان اللہ)۔

کیسی جنتیں ہیں؟

﴿تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ﴾: جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں۔

باغات کو خوبصورت کیا چیز بناتی ہے؟ چلتا ہوا پانی۔ دیکھ لیں آپ دنیا میں کہ خوبصورت جگہ ہے یا خوبصورت نظارا جب ہم دیکھتے ہیں اگر صرف گرینری (Greenery) ہو باغات ہوں اور پانی نظر آپ کو نہ آئے تو کیسا لگتا ہے؟ کمی ہے کسی چیز کی، نہیں؟! اچھا پانی رُکا ہوا اچھا لگتا ہے یا چلتا ہوا پانی اچھا لگتا ہے؟ (سبحان اللہ)۔

اس لیے دیکھیں جنت میں جو ہے دنیا کے اعتبار سے صرف نام ہے بس کہ نام ایک جیسا ہے، حقیقت اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے، واللہ کسی کا گمان تک نہیں جا سکتا!

دنیا کی نہروں کے لیے زمین میں گڑھے کھودے جاتے ہیں تاکہ پانی اس میں جاری ہو جائے اور جیسے گڑھا گھومتا ہے وہ پانی اس میں گھومتا رہتا ہے، جنت کی نہریں جنت کا پانی ایسا نہیں ہے جنت کے دریا ایسے نہیں ہیں، بعض روایت میں آیا ہے کہ زمین میں چلتا ہوا پانی نہیں ہے جنت کی زمین سے اوپر چلتا ہوا پانی ہے جو پھیلتا بھی نہیں ہے، اور بعض روایت میں آیا ہے کہ جو جس کو پسند ہے وہاں تک اس کے پاس خود چل کر جاتا ہے۔

اور ایک قسم کا نہیں ہے چار قسم کا ہے: (۱) پانی کی نہریں ہیں۔ (۲) دودھ کی نہریں ہیں۔ (۳) شراب کی نہریں ہیں۔ (۴) اور شہد کی نہریں ہیں۔

اور جو وصف ہے ہر چیز کا ان چاروں میں یعنی جو کمال کی انتہا ہے اسی کا وصف بیان کیا گیا ہے، دنیا میں پانی ہے تو اس میں جو بھی کمی ہے جنت میں جو پانی ہے وہ کمی دور ہو گئی ہے پانی بوسیدہ کبھی نہیں ہوگا ﴿غَيْرِ اٰسِنٍ﴾ (محمد:15)۔

ہو سکتا ہے پانی میں کوئی کمی تو ہو گی نا؟ ابھی ذہن میں بات آئی نہیں ہے شیطان خون میں دوڑتا ہے نا کہ اچھا پانی ہو گا تو کون سی بڑی بات ہے پانی میں کچھ کمی تو ہو گی نا! فوراً اس کا جواب ہے کہ پانی ہو گا لیکن کمی پانی میں نہیں ہو گی کبھی بوسیدہ پانی نہیں ہو گا۔ دودھ ہے ذائقہ تبدیل نہیں ہو گا، شراب ہے نشہ نہیں ہو گا عقل نہیں اُس میں خراب ہو گی، شہد ہے ﴿عَسَلٍ مُّصَفًّى﴾ (محمد:15) صاف کوئی کمی نہیں ہو گی اس میں کوئی ملاوٹ کا ذرّہ برابر بھی اندیشہ نہیں ہے؛ کتنا خوبصورت وصف ہے (سبحان اللہ)۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں جنت میں داخل کر دے، واللہ ہم اس قابل نہیں ہیں۔

اگلا وصف اس سے بڑا ہے؛ اور کیا اس سے بڑا ہو گا؟! جب اللہ تعالیٰ دیتا ہے تو ایسے دیتا ہے پھر، دیکھیں: ﴿جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ﴾: پھر ہوتا ہے نا تھوڑا سا کھٹکا رہتا ہے کہ چلو کبھی ختم تو نہیں ہو گا نا؟! یہ مزے ہیں نعیم ہے اتنا بڑا ذکر کیا گیا ہے یہ ختم ہو گیا تو پھر ہمارا کیا ہو گا؟! یعنی سوچ ہے صرف اس سوچ کا جواب ہے فوراً: ﴿خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ﴾ (ہمیشہ رہیں گے)؛ مزید تاکید ہے ﴿اَبَدًا﴾۔

اچھا ﴿خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ﴾ لمبا عرصہ ہو گا پھر اس کے بعد کیا ہو گا؟ نہیں نہیں! لمبے عرصے کے علاوہ بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے یہ نعیم ختم ہونے والا نہیں ہے۔

اس سے بڑا؛ اس سے بڑا اور کیا ہو گا؟! اس سے بڑا بھی ہے: ﴿رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ﴾ اللہ اکبر۔

ذرا غور کیا ہے آپ نے کہ ﴿اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ﴾ سے بات شروع ہوئی ہے، ایک لفظ ہے ﴿خَيْرُ الْبَرِيَّةِ﴾ دنیا میں؛ آخرت میں کتنے نعیم ہیں سوچا ہے؟!

﴿جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ﴾، ﴿جَنّٰتُ عَدْنٍ﴾، ﴿تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ﴾، ﴿خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ﴾، ﴿اَبَدًا﴾، ﴿رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ﴾: اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہے۔

اور بھی ایک چیز باقی ہے: ﴿وَرَضُوْا عَنْهُ﴾: اور وہ بھی اللہ تعالیٰ سے راضی ہیں؛ اللہ تعالیٰ اتنا دے گا اتنا دے گا کہ وہ راضی ہو جائیں گے۔

یہ سب کیسے ممکن ہے؟ اہل ایمان اور اعمال صالحہ کرنے والا شخص کیسے بن سکتا ہے؟ آخری جملے میں اس کا جواب ہے کہ اگر اس پر عمل کریں گے تو بینۃ کو قبول کرنا بھی آسان ہو جائے گا اُس پر عمل کرنا بھی آسان ہو جائے گا، اہل ایمان اہل تقویٰ اہل الصلاح اور عمل صالح میں شامل ہونا بھی آسان ہو جائے گا اس لیے آیت کا جو اختتام ہے یہ پورا سمجھیں سورۃ میں اس کی جان ہے۔

پوری سورۃ کی جان اس آخری جملے میں ہے: ﴿ذٰلِكَ لِمَنۡ خَشِيَ رَبَّهٗ﴾: یہ سارا اعزاز جو بیان کیا گیا ہے یہ اس کے لیے ہے جو اپنے ربّ سے ڈر جائے (اللہ تعالیٰ کا ڈر)۔

اور لفظ کیا ہے؟

﴿خَشِيَ رَبَّهٗ﴾ ربّ ہے: جب ربّ کی بات آتی ہے تو مشکل کشائی حاجت روائی، خالق، مالک، تدبیر کرنے والا، یہ سب معنی اس میں شامل ہیں۔

اگر واقعی تم اپنے ربّ کو ربّ مانتے ہو پھر اس سے ڈرنا لازمی ہے، لیکن یہاں پر خوف کا لفظ نہیں ہے لفظ خشیت کا ہے اور خشیت میں خوف کے ساتھ ہیبت ہوتی ہے تعظیم ہوتی ہے جس کی اساس علم ہے۔

آپ جب کسی چیز کی ہیبت اور اس کی عظمت کو جان لیتے ہیں اور یہ یقین ہو جاتا ہے کہ ڈرنا لازمی ہے ورنہ پھر خیر نہیں ہے تو اسے خشیت کہتے ہیں۔

وہ ڈر جو علم کی بنیاد پر ہو جیسا کہ بعض علماء مثالیں دیتے ہیں کہ اگر آپ کو پتہ ہے فلاں شخص ہے اور آپ کو پتہ چل جائے کہ وہ صاحب اقتدار ہے طاقتور ہے نقصان پہنچا سکتا ہے تو آپ کا اُس سے ڈرنا خشیت ہو گا، اور اگر کسی شخص کے بارے میں کچھ جانتے نہیں ہیں کہ اس کے پاس کتنی طاقت ہے کتنی پاور ہے جب آپ اُس سے ڈرتے ہیں تو یہ صرف خوف ہے خشیت نہیں ہے۔

اور اس میں جب خشیت کی بات آتی ہے تو علم اس کی اساس ہے بغیر علم کے خشیت نہیں ہے اور بغیر خشیت کے یہ خیر نہیں ہے جس کا ذکر کیا گیا ہے۔

اگر ﴿خَيۡرُ الۡبَرِيَّةِ﴾ میں سے بننا ہے اور یہ خوبصورت جزاء جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس عظیم سورۃ کے آخر میں اگر یہ سب حاصل کرنا ہے، اگر بینۃ کو قبول کرنا ہے من و عن سے تسلیم کرنا ہے اور اس کے مطابق زندگی بسر کرنی ہے تو پھر علم کا راستہ اختیار کریں خشیت کا راستہ اختیار کریں اور پھر دیکھیں کہ زندگی میں کیسے تبدیلی آتی ہے اور کس طریقے سے ربّ کی طرف سے یہ انعامات اور احسانات اور رحمتیں برکتیں نازل ہوتی ہیں۔

اور علم کی جب ہم بات کرتے ہیں تو ابتداء علم کی اساس سے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی معرفت سے ہوتی ہے کیونکہ ارکان ایمان چھ ہیں ؛ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان کی اساس ہے توحید؛ کلمہ توحید کا معنی کیا ہے، ارکان کیا ہیں، شروط کیا ہیں، تقاضے اور لوازمات کیا ہیں، یہ اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے۔

اور پھر جو باقی ارکان ایمان ہیں اور پھر باقی جو اصول ایمان ہیں اور عقیدے کے اصول ہیں جتنی آپ علم میں ترقی کرتے جائیں گے ربّ کی معرفت میں ترقی کرتے جائیں گے علم میں اتنی ہی واللہ خشیت بڑھتی جائے گی بشرطیکہ یہ علم جو ہے صحیح فہم کے ساتھ ہو اور صحیح فہم صرف سلف کی فہم ہے، جیسے صحابہ نے سمجھا ہے سلف نے سمجھا ہے اگر ویسے سمجھنا ہے تب تو خشیت بھی ہوگی اور یہ سب خیر جو ہے یہ بھی ملے گا۔

لیکن اگر علم کا صرف نام ہے اور علم کی جو اصل ہے وہ اپنی خواہش نفس کے مطابق ہے کہ جس سے چاہا علم حاصل کر لیا جیسے خوارج نے کیا، روافض نے کیا، جہمیوں نے کیا، معتزلہ نے کیا اور دیگر جو بدعتی جماعتیں ہیں اہل بدعت ہیں انہوں نے کیا ہے تو وہ کہیں کے نہیں رہے! قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بینۃ مانتے ہوئے بھی کہیں کے نہیں رہے! یہاں تک کہ خوارج کے تعلق سے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جہنم کے کتے ہیں (سخت وعید ہے!) زمین پر مقتولین میں سب سے بدترین مقتول ہیں جن کو قتل کیا جائے گا، اور سب سے بدترین قاتل بھی ہے (سبحان اللہ)۔

وجہ کیا ہے؟ کہ دین کو جیسے سمجھنے کا حق تھا ویسے نہیں سمجھا ہے، نہ وہ خشیت ہوئی جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اور نہ ہی دنیا میں وہ مقام حاصل کر سکے جو وہ خود چاہتے تھے کیونکہ علم میں کمزوری ہے اور علم کا غلط راستہ اختیار کیا گیا ہے۔ اس لیے میرے بھائیو! صحیح علم کا صرف ایک ہی راستہ ہے عزت کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے منہج السلف، اس پر قائم ہو جائیں اور دین کو صحیح سمجھنے کی کوشش کریں واللہ! یہ دنیا بدل جائے گی، اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اللہ تعالیٰ کی برکتیں یہ نعمتیں جو ابھی بھی ہیں الحمد اللہ، واللہ! چار چاند لگ جائیں گے۔ لیکن جتنی اس منہج سے دوری ہوگی دھوکے کی زندگی ہے کہ ہر چمکتی چیز سونا نظر آتی ہے جب وہاں پر پہنچتے ہیں تو سراب کے سوا کچھ بھی ملتا نہیں ہے! دھوکے میں نہ رہیں اگر آپ دین پر صحیح عمل کرنا چاہتے ہیں تو خشیت کا ہی راستہ اختیار کرنا پڑے گا اور بغیر صحیح علم کے خشیت ممکن ہی نہیں ہے! (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

mp3 Audio

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (098: سورۃالبینۃ کی مختصر تفسیر) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔